بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشرۂ ذی الحجہ: فضائل واعمال

جمع وترتیب

محمد عبید اللہ خان قاسمی

بزم خطباء

ذوالحجۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا، اَمَّا بَعْدُ:

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید:

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم:

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ﴿۴﴾ ھَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ﴿۵﴾ (الفجر)

ترجمہ: قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی، جوڑے کی اور طاق کی، رات کی جب جانے لگے، کیا عقل مند کے لئے ان میں سے کوئی قسم (کافی) ہے (کہ وہ یقین کرلیں کہ قیامت ضرور آئے گی؟)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَیَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیہِنَّ أَحَبُّ إِلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ الْأَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَلَا الْجِھَادُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِھَادُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہِ وَمَالِہِ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ۔ (الترمذی: ۷۵۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ذی الحجہ کے دس دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہوں"، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں، سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال دونوں لے کر اللہ کی راہ میں نکلا پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا"۔

تمہید

اللہ رب العزت نے بعض مقامات کو دوسرے مقامات سے افضل قرار دیا اور بعض زمانوں اور اوقات کو دوسرے زمانوں اور اوقات پر فوقیت و برتری عطا فرمائی، کہ ان مخصوص اوقات و مقامات میں کیا گیا ادنی سا نیک عمل بسا اوقات عام زمان و مکان میں کیے گئے بڑے اعمال سے بھی ثواب میں سبقت لے جاتا ہے، اسی سلسلے کی ایک کڑی ہجری کیلنڈر کے آخری ماہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ ہے۔

یہ مہینہ ان حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے جس کو اللہ تعالی نے زمین و آسمان کی تخلیق ہی کے وقت سے محترم بنا رکھا ہے، اسی مہینہ میں حج جیسا اہم فریضہ ادا کیا جاتا ہے، پورے عالم اسلام میں قربانی کی جاتی ہے، اس مہینے کے پہلے دس دنوں کی بڑی فضیلت ہے ان دس دنوں میں نیک اعمال دوسرے دنوں کی بنسبت اللہ تعالی کو زیادہ محبوب ہیں۔

ماہِ ذی الحجہ کی اہمیت

ماہِ ذی الحجہ کو مختلف عبادات کی وجہ سے خصوصی مقام اور امتیاز حاصل ہے، حج جیسی عظیم عبادت انجام دی جاتی ہے اسی مناسبت سے اس کا نام ذوالحجہ ہے یعنی حج والا مہینہ ہے، ذوالحجہ کا مہینہ زمانہ جاہلیت میں بھی محترم و متبرک سمجھا جاتا تھا اور دور جاہلیت میں اس مہینہ کی عظمت کا پورا پورا کیا خیال کیا جاتا تا، قرآن کریم نے جن چار مہینوں کو اشہر حرم قرار دیا ان میں سے ایک ذوالحجہ ہے، اشہر حرم کو حرمت والا دو معنی کے اعتبار سے کہا گیا، ایک تو اس لیے کہ ان میں قتل وقتال حرام ہے، دوسرے اس لیے کہ یہ مہینے متبرک اور واجب الاحترام ہیں، ان میں عبادات کا ثواب زیادہ ملتا ہے، ان میں سے پہلا حکم تو شریعت اسلام میں منسوخ ہوگیا، مگر دوسرا حکم احترام و ادب اور ان میں عبادت گذاری کا اہتمام اسلام میں باقی ہے۔ (معارف القرآن)

زمانہ جاہلیت میں چوں کہ اشہر حرم میں جنگ وجدال اور قتل وقتال سے لوگ باز آتے یہاں تک کہ ان کے سامنے سے اگر باپ کا قاتل بھی گذرتا تو وہ ان مہینوں کی تعظیم میں اس کو چھوڑ دیتے۔ چناں چہ انہی حرمت والے مہینوں میں سے ذوالحجہ بھی ہے۔

خصوصیاتِ عشرہ ذی الحجہ

اللہ تعالی نے عشرہ ذی الحجہ کو مختلف عبادتوں کے ذریعہ خصوصیت بخشی ہے، اس پورے عشرہ میں اسلام کے اہم ترین اعمال انجام دیے جاتے ہیں اور عبادتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنے کی فضیلت آئی ہے، قربانی دینے والوں کو بال و ناخن کاٹنے سے روکا گیا، تکبیرات تشریق کہنے کا حکم دیا گیا، حج جیسی عظیم عبادت انجام دی جاتی ہے اور قربانی کا اہم ترین عمل بھی اسی میں کیا جاتا ہے اسی دن مسلمانوں کی دوسری بڑی اور اہم عید عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے، ان تمام خصوصیات کی بناء پر اس عشرہ کی اہمیت اور افضلیت دوچند ہوجاتی ہے۔

عشرہ ذی الحجہ کا تذکرہ قرآن مجید میں

قرآن کریم میں اللہ پاک کا ارشاد ہے: والفجر ولیال عشر (قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی) یہاں دس راتوں سے ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں مراد ہیں۔

تفسیر ابن کثیر میں لیال عشر کی مراد کے سلسلے میں مفسر نے مختلف ائمہ تفسیر کی رائے بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ اس سے مراد عشرہ ذی الحجہ ہے، اور تائید کے طور پر مسند احمد سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إن العشر عشر الأضحى. (عشر سے مراد ذی الحجہ کا عشرہ ہے۔)

لہذا یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ آیت مذکور میں "لیال عشر" سے مراد ذی الحجہ کے عشرہ کی راتیں ہیں، اب غور کیا جائے کہ اللہ رب العزت ان آیات میں فجر اور دس راتوں کی قسم کھا رہا ہے، اور یہ بات واضح ہے کہ لوگ اسی چیز کی قسم کھاتے ہیں جو ان کے نزدیک مہتم بالشان ہوں، چنانچہ یہ راتیں کس قدر اہمیت کی حامل ہوں گی کہ اللہ خود ان کی قسم کھا رہا ہے، اس لیے یہ خیال اپنی جگہ بجا اور مستند ہے کہ ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں دیگر راتوں پر فضیلت رکھتی ہیں، اور دنوں کے بجائے راتوں کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ چاند کے کیلنڈر میں تاریخ کی ابتداء غروب آفتاب سے ہوتی ہے، گویا تاریخوں میں رات کو اصل مانا جاتا ہے اور دن اس کے تابع ہوتا ہے۔

و الشَّفۡعِ وَ الۡوَتۡرِ اس سے کیا مراد ہے؟ اس کو متعین کرنے میں مفسرین کے درمیان اختلاف واقع ہوا ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ جفت سے مراد مخلوق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، یہ رائے حضرت عبداللہ بن عباس کی طرف منسوب ہے؛ لیکن قرآن مجید کو سمجھنے کا سب سے اہم ماخذ حدیث نبوی ہے اور حدیث میں اس لفظ کی تشریح کے متعلق ایک بات یہ ذکر کی گئی کہ وتر سے مراد یوم عرفہ یعنی ۹/ذی الحجہ ہے، اور شفعہ سے مراد یوم نحر ہے، محدثین کے نزدیک حضرت جابر کی یہ روایت زیادہ قوی ہے، حضرت عبداللہ بن عباس کا بھی اصل قول یہی ہے اور اس کی یہ مناسبت بھی ہے کہ اس سے پہلے آیت نمبر: ۱، ۲ میں اور اس کے بعد آیت نمبر: ۴ میں جو قسمیں کھائی گئی ہیں، ان کا تعلق بھی وقت سے ہے اور اس تشریح کے اعتبار سے اس آیت کا تعلق بھی وقت یعنی ذی الحجہ کے ابتدائی دس ایام سے ہوجائے گا؛ اس لیے یہی بات زیادہ درست معلوم ہوتی ہے کہ اس سے یوم عرفہ اور یوم نحر مراد ہے۔

قرآن کریم میں دوسری جگہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے الحج أشهر معلومات (حج کے مہینے معلوم ومتعین ہیں) حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "ذوالحجہ کے دس دنوں کے فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ معلوم مہینوں کا آخری حصہ ہیں اور وہ مہینے حج کے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا الحج أشهر معلومات اور وہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

حج کرنا اس قدر عظیم المرتبت عمل ہے کہ یہ ہر ذی شعور مسلمان کی پہلی تمنا ہوتی ہے، چنانچہ وہ ایام جن کو قرآن نے حج کے مہینے قرار دیا ہے، کس قدر بابرکت و باعظمت ہوں گے، اور یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ حج کے مہینے شوال، ذوقعدہ اور ذوالحجہ کے

ابتدائی دس دن ہیں، اس لیے عشرہ ذی الحجہ کے افضل و بابرکت ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا، کیونکہ اسی عشرہ کے ساتھ حج کے مہینے اختتام پذیر ہوتے ہیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ویذکر اسم اللہ فی أیام معلومات (اور معلوم دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر کریں) اس آیت میں اللہ پاک نے صراحت کے ساتھ متعین ایام میں اپنے ناموں کا ذکر کرنے کی ترغیب دی ہے، اس سے ان ایام کی فضیلت واضح طور پر متحقق ہوجاتی ہے، ان ایام سے بھی وہی عشرہ ذی الحجہ مراد ہے۔

اللہ رب العزت کے انسانوں پر بے شمار احسانات ہیں، اس لیے ذکر الہی تو بندوں پر ہر روز ہمہ وقت لازم ہے، لیکن مولائے کریم کا اپنی یاد کے لیے کچھ دنوں کا خصوصی طور پر ذکر فرمانا یقینا ان دنوں کی رفعت و عظمت کو اجاگر کرتا ہے۔

ان تینوں آیات میں غور کرنے کے بعد ذی الحجہ کے اول عشرہ کی فضیلت و برکت ثابت ہوجاتی ہے اور عمل کرنے والوں کے لیے کافی ہے، تاہم ہمارے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ احادیث بھی ہیں جو کھلے لفظوں میں ان ایام کی عظمت و رفعت کو بیان کرتی ہیں۔

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل احادیث کی روشنی میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ۔ (الترمذی: ۷۵۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ذی الحجہ کے دس دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہوں"، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں، سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال دونوں لے کر اللہ کی راہ میں نکلا پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا"۔

اس حدیث پاک میں ایام عشر سے مراد ماہ ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہیں کیونکہ دیگر احادیث میں عشرۃ ذی الحجہ کے الفاظ موجود ہیں جیسا کہ سنن الدارمی کی اس روایت میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ (سنن الدارمی: ۱۷۷۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عشرہ ذی الحجہ کی عبادت سے کسی اور دن کی عبادت افضل نہیں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں، سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال دونوں لے کر اللہ کی راہ میں نکلا پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا"۔

اس حدیث کی بنیاد پر محدثین وفقہا کے مابین اختلاف ہوگیا کہ آیا اس عشرہ کے ایام افضل ہے یا ماہ رمضان کے ایام فضیلت والے ہیں۔اس تعلق سے ملاعلی قاری نے بیت ہی جامع گفتگو فرمائی ہے اسی کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

قال علی بن سلطان محمد القاری: اخْتَلَفَتِ الْعُلَمَاءُ فِي هَذِهِ الْعَشْرِ وَالْعَشْرِ الْأَخِيرِ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : هَذِهِ الْعَشْرُ أَفْضَلُ لِهَذَا الْحَدِيثِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : عَشْرُ رَمَضَانَ أَفْضَلُ لِلصَّوْمِ وَالْقَدْرِ ، وَالْمُخْتَارُ أَنَّ أَيَّامَ هَذِهِ الْعَشْرِ أَفْضَلُ لِيَوْمِ عَرَفَةَ. وَلَيَالِي عَشْرِ رَمَضَانَ أَفْضَلُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ; لِأَنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ أَفْضَلُ أَيَّامِ السَّنَةِ، وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ أَفْضَلُ لَيَالِي السَّنَةِ۔ (مرقاۃ المفاتیح، باب فی الأضحیۃ: ۱۴۶۰)

علما کا اس سلسلہ میں اختلاف ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ افضل ہے یا عشرہ ذی الحجہ تو بعض علماء نے فرمایا کہ اس حدیث کی وجہ سے یہ عشرہ افضل ہے اور بعض علما نے فرمایا کہ روزہ اور لیلۃ القدر ہونے کی وجہ سے رمضان کا عشرہ اخیرہ افضل ہے، اور مختار مذہب یہ ہے کہ دن تو ماہ ذی الحجہ کے عشرہ اول کے افضل ہیں اس لیے کہ ان ایام میں یوم عرفہ ہے، اور راتیں رمضان کے آخری عشرہ کی افضل ہیں شب قدر کی وجہ سے، اس لیے کہ یوم عرفہ سال کے تمام دنوں میں افضل ہے اور شب قدر سال کی تمام راتوں میں افضل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: سَيِّدُ الشُّهُورِ شَهْرُ رَمَضَانَ وَأَعْظَمُهَا حُرْمَةً ذُو الْحِجَّةِ۔ (فضائل الاوقات للبیہقی: ۸۹)

عشرۂ ذی الحجہ کے روزے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: تمام دنوں میں کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ کو اتنا محبوب نہیں جتنا ذوالحجہ کے عشرہ میں محبوب ہے، اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کی نوافل شب قدر کے نوافل کے برابر ہے۔ (ترمذی: ٦٨٨)

ان دس ایام میں کوئی بھی نیک عمل معمول سے زیادہ ثواب رکھتا ہے، اور روزہ تو ایک عظیم الشان عمل ہے جس کے بارے میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ "روزہ کا بدلہ میں خود ہوں، اس لیے ان ایام میں روزہ رکھنا عظیم سعادت اور ثواب کا ذریعہ ہے، مزید براں یہ کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذی الحجہ کے ابتدائی نو دنوں میں روزہ رکھنا ثابت ہے۔

یوم عرفہ کی اہمیت اور اس کا روزہ

نویں ذی الحجہ یعنی عرفہ کے دن کے روزے کی خاص فضیلت احادیث میں بیان کی گئی، ارشاد ہے: سئل عن صوم عرفة فقال: يكفر السنة الماضية والباقية۔ (مسلم: ۱۹۸۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرفہ (یعنی نوی ذی الحجہ) کے روزے

کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ (کے صغیرہ گناہوں) کا کفارہ کردیتا ہے۔ یوم عرفہ کی دن کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالی عرفہ (نوی ذی الحجہ) کے دن سے زیادہ بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں، اور اللہ تعالی (عرفہ کے دن) بندوں کے سب سے قریب ہوتے ہیں (مسلم: ۲۴۱۰)

بہر حال عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنے کی خاص فضیلت نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی اور بالخصوص نوی ذی الحجہ یعنی عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا بہت ہی موجب اجر وثواب ہوگا۔ عشرۂ ذی الحجہ میں روزے نو ذی الحجہ ہی تک رکھے جاسکتے ہیں باقی دس کو عید ہوتی ہے جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں، اسی طرح عیدالاضحیٰ کے بعد ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ جو ایام تشریق کہلاتے ہیں اس میں بھی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، سال میں کل پانچ دن ایسے ہیں جس میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا۔ ۱۔ عیدالفطر، ۲۔ عیدالاضحیٰ، ۳۔ تین دن ایام تشریق کے (یعنی گیارہ، بارہ، تیرہ) (سنن الدارقطنی: ۲۱۲۱)

اس روزے کے تعلق سے ایک بات یہ یاد رہنی چاہیے کہ یہ روزہ انہی لوگوں کے لیے مشروع ہے جو عرفہ کے میدان میں نہ ہوں یعنی حج ادا نہ کر رہے ہوں، البتہ جو لوگ حج ادا کر رہے ہوں، ان کے لیے یہ روزہ مشروع نہیں ہے۔

اختلافِ مطالع کے سبب مختلف ملکوں میں عرفہ کا دن الگ الگ دنوں میں ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں؛ کیونکہ یوم عیدالفطر، یوم عیدالاضحیٰ، شبِ قدر اور یومِ عاشورہ کے مثل ہر جگہ کے اعتبار سے جو دن عرفہ کا قرار پائے گا، اُس جگہ اُسی دن میں عرفہ کے روزہ رکھنے کی فضیلت حاصل ہوگی، ان شاء اللہ۔

خلاصہ یہ کہ ذوالحجہ کے نو دنوں کا روزہ رکھنا مسنون اور بابرکت عمل ہے، لیکن مسلمانوں نے اس کی طرف سے بڑی غفلت برتی ہے جو عین محرومی کی بات ہے، اس لیے تمام مسلمانوں کو اس سنت عظیمہ کو زندہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ ہمیں توفیق بخشے۔

تکبیر تشریق

عشرہ ذی الحجہ میں تکبیر وتہلیل اور تسبیح کے ورد رکھنے کی تلقین فرمائی گئی، اور بطور خاص ایام تشریق میں تکبیراتِ تشریق کے پڑھنے کا حکم دیا گیا، تکبیر تشریق نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے، باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اس میں برابر ہیں، اسی طرح مرد و عورت دونوں پر واجب ہے، البتہ عورت بلند آواز سے نہ کہے، تکبیر تشریق صرف ایک دفعہ پڑھنا احادیث سے ثابت ہے، اس لیے صرف ایک مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

تکبیرات تشریق یہ ہیں: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔

☆ جس شخص کی امام کے ساتھ رکعتیں رہ گئیں ہوں اسے اپنی باقی ماندہ نماز کو پوری کرکے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق پڑھنی چاہیے۔

☆فرض نماز کا سلام پھیرنے کے فوری بعد یہ تکبیر پڑھنی چاہیے۔

☆اگر امام یہ تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ خود تکبیر کہہ دیں امام کے تکبیر کہنے کا انتظار نہ کریں۔

☆تکبیر تشریق صرف فرض نماز کے بعد پڑھنے کا حکم ہے، سنت اور نفل کے بعد نہیں۔

☆احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیرِ تشریق پڑھیں۔(ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام:٦٠)

قربانی

عشرہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو عید منائی جاتی ہے، عید الاضحیٰ کا دن مسلمانوں کے لیے بہت ہی تاریخی اور عظمت کا حامل دن ہے، یہ دن صرف عید کی خوشی میں مست ہوجانے والا دن نہیں بلکہ ایک عظیم پیغام اور سبق دینا والا دن ہے، مسلمان عید الاضحیٰ کے دن جانور کی قربانی کرتے ہیں، اور صاحب حیثیت اور مالک نصاب افراد اپنی جانب سے قربانی انجام دیتے ہیں، اضحیٰ قربانی کو کہتے ہیں، کیوں کہ بقرعید کے روز جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے اس لیے اس کو عید الاضحیٰ کہا جاتا ہے، قربانی دراصل حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی یادگار ہے، باپ نے خدا کا حکم پاکر اپنے اکلوتے بیٹے کو راہ خدا میں قربان کا کرنے کا فیصلہ کرلیا اور اپنی پوری کوشش بھی کردی، اور بیٹا بھی باپ کے حکم اور فیصلہ کے آگے سر جھکا دیا اور بے چوں وچرا اپنے آپ کو قربان ہونے کے لیے پیش کردیا، اللہ تعالی کو باپ بیٹے کی یہ نرالی اطاعت اور فرماں برداری پسند آئی اور قیامت تک آنے والے ایمان والوں کو حکم دیا کہ وہ اس اطاعت کا عملی نمونہ جانور کی جانور کی قربانی دے کر پیش کریں۔

عید الاضحیٰ کی رات

مسلمانوں کی دوسری بڑی عید عید الاضحیٰ بھی اسی عشرہ کی دس تاریخ کو ہوتی ہے، بہت ہی اہتمام اور جوش وخروش کے ساتھ مسلمان عید مناتے ہیں، عید کا دن جہاں خوشی ومسرت کا دن ہوتا ہے وہیں عید کی رات انعام والطاف کی رات ہوتی ہے اور اللہ تعالی کی خصوصی رحمت اور نوازش عید کی رات میں ہوتی ہے چاہے وہ عید الفطر کی رات ہو یا عید الاضحیٰ کی رات دونوں نہایت ہی اہمیت والی راتیں ہوتی ہیں اور انسانون کے لئے سعادت کا ذریعہ ہوتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے عیدین کی راتوں میں اللہ کی رضا اور ثواب کے حصول کی خاطر قیام کیا تو اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوجائیں گے۔

لہذا عید الاضحیٰ کی رات بھی نیکیوں کے کمانے اور اجر وثواب کو حاصل کرنے کی رات ہے اس کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

عشرہ ذی الحجہ اور کثرت ذکر

عشرہ ذی الحجہ میں تسبیح وتہلیل اور ذکر کی کثرت کی تلقین بھی نبی کریم ﷺ نے فرمائی ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالی نے

فرمایا: ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات۔ (الحج:۲۸) اور چند مقررہ دنوں میں اللہ کا نام لیں، اس سے مراد عشرہ ذی الحجہ ہے جیسا کہ اوپر گزرا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مامن ایام اعظم عند اللہ، ولا احب الیہ من العمل فیھن من ھذہ الایام العشر، فاکثروا فیھن من التھلیل، والتکبیر، والتحمید۔ (مسند احمد) کوئی دن بھی اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ عظیم اور پسندیدہ نہیں ہے جن میں کوئی عمل کیا جائے، ذی الحجہ کے ان دس دنوں کے مقابلے میں، تم ان دس دنوں میں تہلیل، تکبیر اور تحمید کی کثرت کیا کرو، ایک روایت میں فرمایا: فاکثروا فیھن التسبیح، والتکبیر، والتھلیل۔ (المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰۹۶۰) کہ تم ان دس دنوں میں تسبیح، تکبیر اور تہلیل کی کثرت کیا کرو۔

بال اور ناخن نہ کاٹنا

عشرۂ ذی الحجہ کی آمد ہی ساتھ سب سے پہلا حکم بال اور ناخن کے نہ کاٹنے کا عائد ہوتا ہے ان لوگوں کے لیے جو قربانی کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اذا رائیتم ھلال ذی الحجۃ وارادا احدکم ان یضحی فلیمسك عن شعرہ واظفارہ۔ (مسلم: ۳۶۶۲) کہ جن تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن کاٹنے سے رک جائے، یہ حکم مستحب ہے اور ان لوگوں کے لیے جو قربانی دینے والے ہوں، چاند دیکھنے سے لے کر جب تک کہ ان کی طرف سے قربانی نہ ہو جائے اس وقت تک سر کے بالوں اور دیگر بالوں کو نکالنے اور ناخن کاٹنے سے احتیاط کرنا چاہیے، جو لوگ قربانی دینے والے نہیں ہے ان کے لیے یہ حکم نہیں ہے، اگر کوئی شخص قربانی دینے سے پہلے ایسا کرلے تو کوئی گناہ نہیں اور اس سے قربانی میں کوئی خلل نہیں آتا۔ (ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام: ۳۴)

بال اور ناخن نہ کاٹنے کی حکمت حجاجِ بیت اللہ کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے، کیونکہ وہ بھی بحالتِ احرام یہ کام نہیں کرتے۔

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت کی وجہ

اللہ تعالی ہر چیز کا تنہا خالق و مالک ہے، وہ کبھی ذروں کو آفتاب و ماہتاب بنا دیتا ہے، اور کبھی کبھی اوج ثریا جیسی رفیع الشان قدر و منزلت کی حامل شئے کو قعرِ مذلت میں دھکیل دیتا ہے، وہ جب چاہے کسی بھی چیز کو دوسری ہم جنس اشیاء پر فوقیت و برتری عطا کرسکتا ہے، چنانچہ اگر عشرہ ذی الحجہ کو سال کے دیگر ایام پر فضیلت بخشی گئی تو کوئی تعجب کا مقام نہیں، لیکن اس دنیا کا نظام اسباب کے ماتحت ہے، اس لیے انسان ہر چیز کی علت تلاش کرتا ہے، عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت کے سبب کے سلسلے میں بھی علما نے کچھ نکتے بیان کیے ہیں، اس بارے میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ: عشرہ ذی الحجہ کی امتیازی شان کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں میں بنیادی عبادات جو کہ نماز،

روزہ، صدقہ اور حج ہیں، وہ سب اکٹھی ہوجاتی ہیں اور کسی اور دن میں جمع نہیں ہوتی۔

اس عشرہ کی فضیلت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اسی میں یوم عرفہ ہے جس میں اللہ تعالی نے دین اسلام کو مکمل فرمایا اور اہل اسلام پر اپنی نعمت کا اتمام کیا، اور ظاہر ہے کہ جس دن کسی بھی شخص کو کوئی بڑی نعمت حاصل ہوتی ہے وہ دن اس کے لیے دائمی طور پر یادگار بن جاتا ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا: تمھاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہ، وہ اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس کے یوم نزول کو عید مناتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون سی آیت؟ اس نے جواب دیا: اليوم أكملت لكم ... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قد عرفنا ذالك اليوم والمكان الذی نزلت فيه على النبی صلى الله عليه وسلم وهو قائم بعرفة يوم جمعة، ہمیں وہ دن اور جگہ معلوم ہے جہاں یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں تھے اور جمعہ کا دن تھا۔

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت کی ایک علت یہ بھی ہے کہ اس کا آخری دن "یوم النحر" ہے، جس کے بارے میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: أفضل الأيام عند الله يوم النحر ويوم القر۔ (اللہ کے نزدیک سب سے بہترین دن یوم نحر اور یوم قر ہے۔) یوم النحر سے مراد قربانی کا دن ہے اور یوم القر کے معنی ہیں 'ٹھہرنے کا دن' اور اس سے مراد گیارہویں ذی الحجہ ہے، کیونکہ حجاج اس دن منی میں ٹھہرتے ہیں، اس حدیث میں واضح طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر کی فضیلت بیان فرمائی ہے، اور یہ یوم نحر ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کا ہی ایک حصہ ہے، لہذا یوم نحر کی وجہ سے عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت بھی ثابت ہوجاتی ہے۔

خلاصہ کلام

عشرہ ذی الحجہ بڑی ہی اہمیت اور عظمت والاعشرہ ہے، اس کی خصوصیت اور فضیلت احادیث میں بکثرت آئی ہیں، اور اسلام کے اہم ترین عبادات اس میں انجام دیے جاتے ہیں، اس کی تعظیم اور احترام کرنا چاہیے اور عبادات وغیرہ کا اہتمام کرنا چاہیے، بالخصوص معاصی اور گناہوں کے کاموں اور نافرمانی والے اعمال سے بچنا ضروری ہے، کیوں کہ جب اللہ تعالی نے ان دنوں کی عظمت کو بڑھادیا اور اس میں عبادت انجام دینے پر اجروثواب میں زیادتی ہوگی، اسی طرح اس دنوں کو بے حرمتی کرتے ہوئے گناہوں کا ارتکاب کرنے پر سزا اور عتاب میں بھی اضافہ ہوجائے گا، اس لیے ان دنوں کا بطور خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

اللہ رب العزت ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العلمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

بزم خطباء ٹیلیگرام چینل میں شامل ہونے کے لیے ٹیلیگرام کے تلاش کے خانہ میں لکھیں

@bazmekhateeb

اور شامل ہوجائیں

نوٹ: اس مواد کو تیار کرنے میں مختلف اہل علم کے مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے اور اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

بزم خطباء ایک ٹیلیگرام چینل ہے، جس میں خطباء کے لیے مواد مہیا کیا جاتا ہے، اپنے دوست احباب کو شامل فرمائیں۔